بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

4

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت صحابی حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3/ اپریل 2020 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل کے حالات کے مطابق اور جو قانون یہاں کی حکومت نے بنایا ہے اس کے مطابق باقاعدہ مقتدیوں کے سامنے خطبہ نہیں دیا جاسکتا اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہی جس حد تک اجازت ہے اس کے مطابق آج یہاں انتظام کیا گیا ہے کہ مسجد سے ہی میں خطبہ دوں کیونکہ دنیا میں بہر حال اس وقت خطبہ سننے والے ہزاروں لاکھوں ہیں، چاہے مسجد میں میرے سامنے اس وقت کوئی ہو یا نہ ہو۔ یہ وحدت قائم رکھنے کی ہمیں ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا بھی کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ حالات بھی بہتر کرے، اس وبا کو بھی دور کرے اور پھر دوبارہ اسی طرح مسجد کی رونقیں واپس بھی آجائیں۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ کا دوبارہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عمر نے اپنی وفات سے قبل خلافت کی بابت ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ صحیح بخاری میں اس کی یہ تفصیل ہے کہ جب حضرت عمر کی وفات کا وقت قریب تھا تو لوگوں نے کہا امیر المؤمنین کسی کو خلیفہ مقرر کر جائیں انہوں نے فرمایا میں اس خلافت کا حقدار ان چند لوگوں سے بڑھ کر اور کسی کو نہیں پاتا کہ رسول اللہؐ ایسی حالت میں فوت ہوئے کہ آپ ان سے راضی تھے۔ پھر حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ اور حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ کا نام لیا اور کہا کہ عبد اللہ بن عمر تمہارے ساتھ شریک رہے گا اور خلافت میں اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت طلحہؓ حضرت عمرؓ کی وصیت کے وقت حاضر نہ تھے۔ ایک روایت کے مطابق جسے زیادہ درست قرار دیا گیا ہے وہ حضرت عثمان کی بیعت کے بعد حاضر ہوئے تھے۔

جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تو سب اصحاب بدر حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی کہ ہم کسی کو آپ سے زیادہ اس کا حق دار نہیں دیکھتے پس اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ ہم آپ کی بیعت کریں۔ سب سے پہلا شخص جس نے آپؓ بیعت کی وہ حضرت طلحہ تھے۔

حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت عائشہ وغیرہ کے متعلق حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ان کو انکار خلافت نہ تھا بلکہ حضرت عثمان کے قاتلوں کا سوال تھا۔ اور جو کہتا ہے کہ انہوں نے حضرت علی کی بیعت نہیں کی وہ غلط کہتا ہے۔ حضرت عائشہ تو اپنی غلطی کا اقرار کر کے مدینہ جا بیٹھیں اور طلحہ اور زبیر نہیں فوت ہوئے جب تک کہ بیعت نہ کر لی۔

پھر اگلی بات جو ہے وہ یہ ہے کہ طلحہ اور زبیر عشرۃ مبشرۃ میں سے بھی ہیں جن کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا سچا ہونا یقینی ہے۔ پھر یہی نہیں انہوں نے خروج سے رجوع اور توبہ کر لی تھی۔

حضرت عثمان کی شہادت حضرت علی کی بیعت اور جنگ جمل کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جو جماعت مکہ کی طرف گئی تھی اس نے حضرت عائشہ کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے جہاد کا اعلان کریں چنانچہ انہوں نے اس بات کا اعلان کیا اور صحابہ کو اپنی مدد کے لئے طلب کیا۔ حضرت طلحہ اور زبیر نے حضرت علی کی بیعت اس شرط پر کی تھی کہ وہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں سے جلد سے جلد بدلہ لیں گے۔ انہوں نے جلدی کے جو معنی سمجھے تھے وہ حضرت علی کے نزدیک خلاف مصلحت تھے۔ ان کا خیال تھا کہ پہلے تمام صوبوں کا انتظام ہو جائے پھر قاتلوں کو سزا دینے کی طرف توجہ کی جائے۔ اس اختلاف کی وجہ سے طلحہ اور زبیر نے یہ سمجھا کہ حضرت علی اپنے عہد سے پھرتے ہیں اس لئے وہ شرعاً اپنے آپ کو بیعت سے آزاد خیال کرتے تھے۔ جب حضرت عائشہ کا اعلان ان کو پہنچا تو وہ بھی ان کے ساتھ جا ملے اور سب مل کر بصرہ کی طرف چلے گئے۔ جب حضرت علی کو اس لشکر کا علم ہوا تو آپ نے بھی ایک لشکر تیار کیا اور بصرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ بصرہ پہنچ کر آپ نے ایک آدمی کو حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر کی طرف بھیجا۔ اس آدمی نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کا ارادہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا ارادہ صرف اصلاح ہے، اس شخص نے جواب دیا کہ اگر آپ کا منشاء اصلاح ہے تو اس کا یہ طریق نہیں جو آپ نے اختیار کیا ہے اس کا نتیجہ تو فساد ہے۔ اس وقت ملک کی ایسی حالت ہے کہ اگر ایک شخص کو آپ قتل کریں گے تو ہزار اس کی تائید میں کھڑے ہو جائیں گے۔ پس اصلاح یہ ہے کہ پہلے ملک کو اتحاد کی رسی میں باندھا جائے پھر شریروں کو سزا دی جائے ورنہ اس بدامنی میں کسی کو سزا دینا ملک میں اور فتنہ ڈلوانا ہے۔ یہ بات سن کر انہوں نے کہا کہ اگر حضرت علی کا یہی عندیہ ہے تو وہ آ جائیں ہم ان کے ساتھ ملنے کو تیار ہیں۔ اس پر اس شخص نے حضرت علی کو اطلاع دی اور طرفین کے قائمقام ایک دوسرے کو ملے اور فیصلہ ہو گیا کہ جنگ کرنا درست نہیں صلح ہونی چاہئے۔ جب یہ خبر سبائیوں یعنی جو عبداللہ بن سبا کی جماعت کے لوگ اور قاتلین حضرت عثمان تک پہنچی تو انہوں نے مشورے کے بعد فیصلہ کیا کہ مسلمانوں میں صلح ہو جانی ہمارے لئے سخت مضر ہو گی کیونکہ اگر صلح ہو گئی اور امن ہو گیا تو ہمارا ٹھکانہ کہیں نہیں اس لئے جس طرح سے ہو صلح نہ ہونے دو۔

حضور نے فرمایا: حضرت علی کے بصرہ پہنچنے کے دوسرے دن آپ کی اور حضرت زبیر کی ملاقات ہوئی۔ آپؓ نے فرمایا کہ آپ نے میرے لڑنے کے لئے تو لشکر تیار کیا ہے مگر کیا خدا کے حضور میں پیش کرنے کے لئے کوئی عذر بھی تیار کیا ہے؟ آپ لوگ کیوں اپنے ہاتھوں سے اس اسلام کے تباہ کرنے کے درپے ہوئے ہیں جس کی خدمت سخت جانکاہیوں سے کی تھی۔ کیا میں آپ لوگوں کا بھائی نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ پہلے تو ایک دوسرے کا خون حرام سمجھا جاتا تھا لیکن اب حلال ہو گیا۔ اگر کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہوتی تو بھی بات تھی۔ جب کوئی نئی بات پیدا نہیں ہوئی تو پھر یہ مقابلہ کیوں ہے۔ اس پر حضرت طلحہؓ نے کہا جو حضرت زبیر کے ساتھ

تھے کہ آپ نے حضرت عثمان کے قتل پر لوگوں کو اکسایا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ میں حضرت عثمان کے قتل میں شریک ہونے والوں پر لعنت کرتا ہوں۔ پھر حضرت علی نے حضرت زبیر سے کہا کیا تم کو یاد نہیں کہ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خدا کی قسم تو علی سے جنگ کرے گا اور تو ظالم ہوگا۔ یہ سن کر حضرت زبیر اپنے لشکر کی طرف واپس لوٹے اور قسم کھائی کہ وہ حضرت علی سے ہرگز جنگ نہیں کریں گے اور اقرار کیا کہ انہوں نے اجتہاد میں غلطی کی۔ جب یہ خبر لشکر میں پھیلی تو سب کو اطمینان ہو گیا کہ اب جنگ نہ ہوگی بلکہ صلح ہو جائے گی لیکن مفسدوں کو سخت گھبراہٹ ہونے لگی اور جب رات ہوئی تو انہوں نے صلح کو روکنے کے لئے یہ تدبیر کی کہ ان میں سے جو حضرت علی کے ساتھ تھے انہوں نے حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ اور زبیر کے لشکر پر رات کے وقت شب خون مار دیا اور جو ان کے لشکر میں تھے انہوں نے حضرت علی کے لشکر پر شب خون مار دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک شور برپا ہو گیا اور ہر فریق نے خیال کیا کہ دوسرے فریق نے اس سے دھوکہ کیا حالانکہ اصل میں یہ صرف سبائیوں کا ایک منصوبہ تھا۔ جب جنگ شروع ہو گئی تو حضرت علی نے آواز دی کہ کوئی شخص حضرت عائشہ کو اطلاع دے شاید ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دور کر دے۔ چنانچہ حضرت عائشہ کا اونٹ آگے کیا گیا لیکن نتیجہ اور بھی خطرناک نکلا۔ مفسدوں نے یہ دیکھ کر کہ ہماری تدبیر پھر الٹی پڑنے لگی ہے، حضرت عائشہ کے اونٹ پر تیر مارنے شروع کئے۔ حضرت عائشہ نے زور زور سے پکارنا شروع کیا کہ اے لوگو جنگ کو ترک کرو اور خدا اور یوم حساب کو یاد کرو لیکن مفسد باز نہ آئے اور برابر آپ کے اونٹ پر تیر مارتے چلے گئے۔ چونکہ اہل بصرہ اس لشکر کے ساتھ تھے جو حضرت عائشہ کے اردگرد جمع ہوا تھا، ان کو یہ بات دیکھ کر سخت طیش آیا اور ام المؤمنین کی یہ گستاخی دیکھ کر ان کے غصے کی کوئی حد نہیں رہی اور تلواریں کھینچ کر لشکر مخالف پر حملہ آور ہو گئے۔ اور اب یہ حال ہو گیا کہ حضرت عائشہ کا اونٹ جنگ کا مرکز بن گیا۔ صحابہ اور بڑے بڑے بہادر اس کے اردگرد جمع ہو گئے اور ایک کے بعد ایک قتل ہونا شروع ہوا لیکن اونٹ کی باگ انہوں نے نہ چھوڑی۔ حضرت زبیر تو جنگ میں شامل ہی نہ ہوئے اور ایک طرف نکل گئے مگر ایک شقی نے ان کے پیچھے سے جا کر اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے ان کو شہید کر دیا۔ حضرت طلحہ بھی عین میدان جنگ میں ان مفسدوں کے ہاتھ سے مارے گئے۔ ان تمام واقعات سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس لڑائی میں صحابہ کا ہرگز کوئی دخل نہ تھا بلکہ یہ شرارت بھی قاتلان عثمان کی ہی تھی اور یہ کہ حضرت طلحہ اور زبیر حضرت علی کی بیعت ہی میں فوت ہوئے کیونکہ انہوں نے اپنے ارادے سے رجوع کر لیا تھا اور حضرت علی کا ساتھ دینے کا اقرار کر لیا تھا لیکن بعض شریروں کے ہاتھوں سے مارے گئے۔ چنانچہ حضرت علی نے ان کے قاتلوں پر لعنت بھی کی۔

حضور انور نے فرمایا جنگ جمل کے دوران ایک صحابی حضرت طلحہ کے پاس آئے اور ان سے کہا طلحہ تمہیں یاد ہے کہ فلاں موقع پر میں اور تم رسول کریم ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا طلحہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم اور لشکر میں ہوگے اور علی اور لشکر میں ہوگا اور علی حق پر ہوگا اور تم غلطی پر ہو گے۔ حضرت طلحہ نے یہ سنا تو ان کی آنکھیں کھل گئیں اور

انہوں نے کہا ہاں مجھے یہ بات یاد آ گئی ہے اور پھر اسی وقت لشکر سے نکل کر چلے گئے۔ جب وہ لڑائی چھوڑ کر جا رہے تھے تا کہ رسول کریم ﷺ کی بات پوری کی جائے تو ایک بد بخت انسان نے پیچھے سے جا کر آپ کو خنجر مار کر شہید کر دیا۔ حضرت علی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ قاتل اس خیال سے کہ مجھے بہت بڑا انعام ملے گا دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین۔ آپ کو آپ کے دشمن کے مارے جانے کی خبر دیتا ہوں۔ حضرت علی نے کہا کون دشمن۔ اس نے کہا اے امیر المؤمنین میں نے طلحہ کو مار دیا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا اے شخص میں بھی تجھے رسول کریم ﷺ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں کہ تو دوزخ میں ڈالا جائے گا کیونکہ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ اے طلحہ تو ایک دفعہ حق و انصاف کی خاطر ذلت برداشت کرے گا اور تجھے ایک شخص مار ڈالے گا مگر خدا اس کو جہنم میں ڈالے گا۔ حضرت طلحہ جب شہید ہوئے اور حضرت علی نے ان کو مقتول دیکھا تو ان کے چہرے سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمایا اے ابو محمد یہ بات مجھ پر بہت شاق ہے کہ میں تجھ کو آسمان کے تاروں کے نیچے خاک آلودہ دیکھوں۔ پھر حضرت طلحہ کے لئے دعائے رحمت کی اور فرمایا کہ کاش میں اس دن سے بیس سال پہلے مر گیا ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا یہاں ان کا ذکر ختم ہوا۔ اب جو آجکل کے حالات ہیں اس کے بارے میں ایک حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس بھی پڑھ دیتا ہوں۔ ایک موقع پر آپ نے مفتی صاحب کو فرمایا کہ مکانوں کو روشن رکھیں۔ آجکل گھروں میں (طاعون کے دنوں کی بات ہے) خوب صفائی رکھنی چاہئے۔ کپڑوں کو بھی ستھرا رکھنا چاہئے۔ پھر فرمایا کہ آجکل دن بہت سخت ہیں اور ہوا زہریلی ہے اور صفائی رکھنا سنت ہے۔ قرآن شریف میں بھی لکھا ہے وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○ پھر ایک موقع پر فرمایا وہ لوگ جن کے شہروں میں اور دیہات میں طاعون شدت کے ساتھ پھیل گیا ہے اپنے شہروں سے دوسری جگہ نہ جائیں اپنے مکانوں کی صفائی کریں اور انہیں گرم رکھیں اور ضروری تدابیر حفظ ماتقدم کے عمل میں لائیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سچی توبہ کریں۔ پاک تبدیلی کر کے خدا تعالیٰ سے صلح کریں راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد میں دعائیں مانگیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اپنی حالت کی سچی تبدیلی ہی خدا کے اس عذاب سے بچا سکے گی۔ ولنعم ما قیل۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں پر زور دے۔ حکومت کی ہدایات پر عمل بھی کریں۔ گھروں کو بھی صاف رکھیں۔ دھونی بھی دینی چاہئے۔ ڈیٹول وغیرہ کے سپرے بھی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر فضل فرمائے اور رحم فرمائے بہر حال خاص طور پر ان دنوں میں دعاؤں پر خاص زور دیں اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 3rd-April - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB

4